امام مہدی، نزول عیسیٰ علیہ السلام اور دجال

محمد اکبر

سوال: سنتے ہیں کہ آخری دور میں امام مہدی آئے گا اس کی تشریح کریں۔

جواب: اللہ تعالٰی نے ہمارے حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن کے ذریعے جہاں اور بہت سے دعائیں سکھلائیں وہاں یہ دعا بھی سکھلائی اور تمام لوگوں کو سکھلائی کہ

" اور کر ہم کو پرہیزگاروں کا امام" (سورۃ الفرقان/74:25)

حضرت ابراھیم علیہ السلام کو بھی سورۃ البقرہ کی آیت 124 میں امام بتلایا گیا

" میں کرنے والا ہوں تجھ کو واسطے لوگوں کے امام" (سورۃ البقرہ/124:2)

نبی، نبی بھی ہوتا ہے رسول بھی اور امام بھی۔ سب سے بڑے امام ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ امام کا لفظ تو مسجد میں نماز کی امامت کرانے والے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ امام، مہدی، ہادی اور ہدایت دینے والا سب سے بڑی اور اچھی ہدایت اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالٰی سے ہدایت لے کر دنیا والوں تک اللہ تعالٰی کی ہدایت پہنچانا۔ ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اللہ تعالٰی سے ہدایت پا کر قیامت تک لوگوں کے لیے کتاب قرآن پاک کی صورت میں پہنچادی لہٰذا ہمارے خاتم النبین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بڑے امام مہدی ہوئے۔

ایک سوال یہ کہ کیا اللہ تعالٰی سے وحی کے ذریعے ہدایت پا کر قیامت تک لوگوں کو ہدایت دینے والا بڑا امام یا امام مہدی ہو سکتا ہے یا وہ شخص کہ جو اللہ تعالٰی سے ہدایت نہ لے اور اپنی طرف سے ہدایت دینے والا۔ جواب یہی بن پڑے گا کہ اللہ تعالٰی سے ہدایت پا کر ہدایت دینے والا امام مہدی ہو گا۔ لہٰذا ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی امام مہدی ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوا کہ امام مہدی آئے گا کی بنیاد کہاں سے چلی۔امام مہدی کی بنیاد توریت و انجیل سے چلی کہ جن میں ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کی بشارت دی گئی تھی کہ ایک آنے والا آئے گا یعنی نبی اور نبی سے بڑا اور بھلا کون امام ہو سکتا ہے لہٰذا نبی کو ہی امام مہدی کہا گیا۔ نبی اس لیے نہیں کہا گیا کہ خاتم النبیین کے ہوتے ہوئے کسی اور کو نبی نہیں کہا جا سکتا تھا اور جب آنے والا نبی نہیں تو اُس کی حیثیت ہی ختم ہو جاتی ہے حالانکہ اب آنے والے امام مہدی کا کوئی وجود نہیں ہے۔

اب آیئے یہود و نصاریٰ کی طرف کہ وہ جس آنے والے کا انتظار کر رہے تھے اس کے بارے میں قرآن پاک میں کیا لکھا ہے۔

''اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور پچھاڑی لائے ہم پیچھے اس کے پیغمبر اور دیئے ہم نے عیسیٰ بیٹے مریم کے کو معجزے ظاہر اور قوت دی ہم نے اُس کو ساتھ روح پاک کے کیا پس جب آیا تمہارے پاس پیغمبر (کہ جسے امام مہدی کہا جا سکتا ہے) ساتھ اس چیز کے کہ نہیں چاہتے جی تمہارے تکبر کیا تم نے پس ایک فرقے کو جھٹلایا تم نے اور ایک فرقے کو مار ڈالتے ہو☆اور کہا اُنہوں نے دل ہمارے غلاف میں ہیں بلکہ لعنت کی اللہ نے بسبب کفر اُنکے کے پس تھوڑے سے ایمان لاتے ہیں☆اور جب آئی اُن کے پاس کتاب نزدیک اللہ کے سے سچا کرنے والی واسطے اس چیز کہ ساتھ اُنکے ہے اور تھے پہلے اس سے فتح مانگتے اُوپر اُن لوگوں کے کہ کافر ہوئے پس جب آیا اُنکے پاس جو کچھ پہنچانا تھا کافر ہوئے ساتھ اُس کے''(سورۃ البقرہ/2:87تا89)

ان آیات کے شروع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا یعنی یہود اور نصاریٰ کو متوجہ کیا جا رہا ہے۔ پھر فرمایا''جب آیا تمہارے پاس پیغمبر''کہ جس کا ذکر توریت اور انجیل میں ہے اور تم اُس کا انتظار کر رہے تھے پھر تم نے تکبر کیا اور اُس پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا حالانکہ وہ تمہارے پاس اللہ کی کتاب ثبوت کے طور پر ساتھ لایا کہ وہ تمہاری کتابوں کو سچا کہتا ہے حالانکہ تم اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے تھے کہ وہ آئے جس کی بشارت دی گئی ہے تو پھر تمہیں کفار پر فتح ہو۔ مطلب یہ کہ وہ آنے والا آئے تو پھر جہاد کے ذریعے سے کفار پر فتح پائیں گے اور جب وہ آنے والا آگیا تو تم نے پہچان بھی لیا اور پھر تم کافر ہو گئے۔توجہ اس طرف کہ وہ آنے والا آئے تو پھر کفار پر فتح پائیں گے۔اُس کے آنے پہلے کفار پر فتح ناممکن نظر آتی تھی یعنی اُس آنے والے سے پہلے وہ لوگ جہاد جنگ نہ کرنا چاہتے تھے کہ وہ آئے اور پھر جنگ جہاد کا کام شروع کیا جائے۔

جو شخص توریت کو سچا کہے وہ ایسا ہے کہ جیسے توریت ماننے والوں کا ساتھی۔ جو شخص انجیل مقدس کو سچا کہے وہ ایسا ہے کہ جیسے انجیل مقدس ماننے والوں کا ساتھی خیر خواہ۔آپ جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کتابوں کو سچی کتاب کہا پھر بھی اکثر یہود ونصاریٰ نے آپ کو تسلیم نہ کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ آج تک اسی انتظار میں ہیں کہ وہ آنے والا آئے گا۔

یہود کہتے ہیں جب وہ آنے والا آئے گا تو ساری دنیا پر یہودیت کا راج ہو گا۔ عیسائی کہتے ہیں کہ جب وہ آنے والا آئے گا تو عیسائیت کا راج ساری دنیا پر ہو جائے گا۔یہود کے پروپیگنڈے کا اثر مسلمانوں پر بھی ہوا اور بعض لوگوں نے یقین کر لیا کہ وہ آنے والا آئے گا لیکن جب وہ آنے والا آئے گا تو ساری دنیا پر مسلمانوں کا راج ہو جائے گا۔ پھر مسلمانوں میں دو فقہ کے لوگ ہیں کہ شیعہ گروہ کہنے لگا کہ وہ آنے والا ہمارے گروہ کا آدمی ہے کہ جو غاروں میں چھپ گیا تھا بارہواں امام۔ جب وہ آئے گا تو ساری دنیا پر شیعہ گروہ کا راج ہو گا لیکن سنی لوگ کہنے لگے جب وہ آنے والا آئے گا تو تمام دنیا پر سنی گروہ کا راج ہو گا کیونکہ وہ آنے والا سنی ہو گا۔ ساری دنیا پر راج کا مطلب یہ کہ وہ شخص ذاتی طور پر جنگیں کرے گا اور فتح پائے گا۔آپ حضرات تاریخ دیکھ لیں کہ آپ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے بعد تمام زندگی جنگوں میں بھی گذاری اور خود بنفس نفیس جنگوں میں حصہ لیا اور فتح پاتے رہے اور علاقے بڑھتے رہے۔یہود نصاری کا جو نظریہ تھا کہ وہ کفار پر فتح پائے گا پورا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ آنے والا آئے گا کا نظریہ یہود ونصاریٰ کی تقلید میں مسلمانوں کے پاس آیا۔

توجہ: مسلمان گوشت کے حرام و حلال کے بارے میں بھی آج تک یہود کی تقلید کر رہے ہیں اور قرآن کے مطابق عمل نہیں کرتے۔

پچھلے دنوں اخبار میں ایک ہندو پروفیسر کی کتاب سے متعلق ایک تحریر پڑھی کہ دل خوش ہو گیا۔ہندو مذہب میں بھی ایک آنے والے کا انتظار ہے اور اُس آنے والے کو اُن کی کتاب غالباً وید میں کلنکی اوتار لکھا گیا ہے اور اُن کی کتاب میں کلنکی اوتار کے بارے میں کچھ نشانیاں بھی لکھیں ہیں۔اُن پروفیسر صاحب نے لکھا ہے کہ جس کلنکی اوتار کا انتظار ہندو مذہب کے لوگ کر رہے ہیں وہ آج سے چودہ سو سال پہلے عرب میں ظاہر ہو چکا ہے اور اس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ ثبوت یہ پیش کیے ہیں

1۔ کہ ان کی کتاب میں اُس کلنکی اوتار کی ماں کا نام شانتی (امن) اور باپ کا نام شاید دشنو بھگت (اللہ کا غلام) ہو گا تو دیکھ لیں کہ آپ جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ کا نام آمنہ (ترجمہ شانتی) ہے اور باپ کا نام عبداللہ ہے۔

2۔ یہ کہ وہ ایک جزیرہ میں نمودار ہو گا تو عرب کو جزیرہ نما عرب بھی کہا جاتا ہے۔

3۔ فرشتہ غار میں اُسے تعلیم دے گا تو آپ جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلی وحی غار حرا میں ہوئی۔

4۔ ان کی کتاب میں ایک اور نشانی یہ لکھی ہے کہ وہ ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کر آسمانوں کی سیر کرے گا تو آپ جناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج پر جانا آسمانوں کی سیر کرنا ہوا۔

یہ تمام نشانیاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پوری اترتی ہیں لہٰذا ہندو مذہب کے مطابق جن کلنکی اوتار کا انتظار کیا جارہا ہے وہ آج سے چودہ سو سال پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں آچکے ہیں۔ دیگر مذاہب میں بھی آنے والے کا انتظار ملتا ہے۔

یہ آنے والا امام مہدی کا تصور شاید سازش کے تحت مسلمانوں کو اسی لیے دیا گیا کہ مسلمان جہاد سے رُکے رہیں اور آنے والے کی انتظار میں بیٹھے رہیں۔

ایک چھوٹا سا نقطہ سمجھ لیں کہ اگر آنے والے امام مہدی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت آئے گی یعنی وحی آئے گی تو ختم نبوت جھوٹی ہونے لگتی ہے اور ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا۔ آنے والے امام مہدی کے آنے کا تصور صرف اور صرف ضعیف الاعتقادی کا نتیجہ ہے۔

سوال: کہتے ہیں کہ امام مہدی الگ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام الگ طور پر آئیں گے۔ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے؟

جواب: جیسا کہ پہلے لکھ دیا گیا کہ عیسائی ایک آنے والے کی انتظار میں ہیں اُن کے خیال میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑا کوئی اور نہیں ہو سکتا لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی دوبارہ آئیں گے ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھا لیا گیا اور بات ختم۔

اگر ایسا ہو گا تو ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں لہٰذا خاتم النبین قرآنی فیصلے کے خلاف بات ہوئی اور حدیث لا نبی بعدی کہ میرے کوئی نبی نہیں آئے گا چاہے نیا پیدا ہونے والا خواہ جو پہلے نبی رہ چکے ہیں اُن میں سے نبی نہیں آئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں۔

ایک اور بات قرآن پاک کی روسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھالیا گیا یہ بات قیامت تک لوگ پڑھتے رہیں گے اگر درمیان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں آتے ہیں اور فوت ہو جاتے ہیں تو بعد کے وہ لوگ جو قرآن پڑھیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھالیا گیا کا ذکر پڑھیں گے اور کہیں گے کہ اٹھالیا گیا کے بعد جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں آکر چلے گئے اُس کا ذکر کیوں نہ کیا گیا (نعوذ باللہ) حقیقت یہ ہے کہ قیامت کے قریب کے لوگ بھی جب قرآن پاک پڑھیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھالیے گئے تو وہ بھی ہماری طرح ہی محسوس کریں گے کہ بس اٹھالیے گئے۔

سب سے بڑا امام نبیوں میں ہی ہو سکتا ہے کہ ہر نبی امام ہوتا ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قرآن پاک میں امام کہا گیا

' کہا تحقیق میں کرنے والا ہوں تجھ کو واسطے لوگوں کے امام"(سورۃ البقرہ/124:2)

سوال: قرآن پاک کی آیت ہے کہ

" اور نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لاوے گا ساتھ اس کے (یعنی زندہ اٹھالیے گئے۔ سورۃ النساء / 158:4) پہلے موت اس کی کے اور دن قیامت کے ہو گا اُوپر ان کے گواہ"(سورۃ النساء/159:4)

اس آیت مبارکہ کی روسے علماء کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور جب دجال آئے گا تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں آکر دجال کا مقابلہ کریں گے اور ان کو شکست دیں گے لہٰذا وہی امام مہدی ہونگے اور اور پھر وفات پائیں گے وغیرہ۔

جواب: اصل میں یہ وقوعہ آخرت میں ہو گا کہ جب تمام اہل کتاب (یہود، نصاری اور مسلمان) زندہ ہو چکے ہونگے تو سب کے سامنے اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو موت کے مرحلہ سے گذاریں گے اور پھر زندہ کریں گے اور ساتھ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام

بھی گواہی دیں گے کہ مجھے زندہ اٹھالیا گیا تھا۔ اگر یہ وقوعہ دنیا میں ہونا ہے تو پھر جو لوگ فوت ہو چکے ہوں گے ان کو کیا یقین آئے گا جبکہ آیت بتلا رہی ہے کہ تمام اہل کتاب یقین کریں گے۔ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں آکر کفار اور دجال کا مقابلہ کریں گے تو عرض یہ ہے جو معجزات اللہ تعالیٰ نے اُنہیں پہلے دیئے تھے وہی اُن کے پاس موجود ہونگے۔ اُن معجزات کے ہوتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام چند یہود کا مقابلہ نہ کر سکے کہ اللہ تعالیٰ کو زندہ اٹھانا پڑا۔ مقابلہ کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اب ہر ایمان والے کو جہاد کا حکم دے دیا ہے۔ لہٰذا کوئی بھی اس آسرے پر ہاتھ پیر توڑ کر نہ بیٹھ جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو کفار کا مقابلہ کریں گے۔ آج کے جدید دور میں کوئی بھی جدید ہتھیاروں راکٹ لانچر بم وغیرہ سے لیس فوجی دجال کا مقابلہ کر سکتا ہے اور اُسے ختم کر سکتا ہے اور کر دے گا۔ ویسے بھی دجال کے پاس ٹرانسپورٹ نہیں ہے وہ گدھے پر سفر کرے گا۔ جب ٹینک کو تباہ کیا جا سکتا ہے تو اُس کے گدھے کو بھی ختم کیا جا سکتا ہے اور دجال کے متعلق تو یہ بھی مشہور ہے کہ اُس کی ایک آنکھ ضائع ہو چکی ہے۔

دیکھنے میں تو یہ آرہا کہ آج تک جن لوگوں نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے لوگ اُس کے مخالف ہو جاتے ہیں اور قتل بھی کر ڈالتے ہیں اور وہ دعویٰ کرنے والے جھوٹے نکلے اور صاف محسوس ہوتا ہے کہ آئندہ بھی جو شخص امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرے گا لوگ اُس کے خلاف ہو جائیں گے۔

پڑھنے میں آیا کہ فرقہ شیعہ کے مطابق امام مہدی کا نام محمد اور باپ کا نام حسن ہو گا اور فرقہ سنی کے مطابق امام مہدی کا نام محمد اور باپؐ کا نام عبداللہ ہو گا۔ اے اللہ کے بندوں محمد بن عبداللہ وہی ہیں جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روپ میں آج سے چودہ سو سال پہلے آچکے ہیں۔ ابلیس کو قرآن میں شیطان اور انجیل میں سانپ لکھ دیا گیا ہے اسی طرح دجال جہالت کے دور کی اصطلاح معلوم ہوتی ہے کہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین کے دور میں عروج پر تھی۔ دجال کا کانا (ایک آنکھ کا) ہونا یہ کہ وہ حقیقت کو صحیح طریقہ سے نہ دیکھ سکے نہ سمجھ سکے اور دجال کا گدھے پر ہونا یہ کہ وہ کفار آسودہ (خوشحال) حالت میں ہونگے۔

****